روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 14 نومبر 2014ء 20 محرم 1436 ہجری 14 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 257

روحانیت قائم کرنے والا نبی

کیرن آرمسٹرانگ تحریر کرتی ہیں کہ:۔

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بنیادی توحید پر مبنی روحانیت کے قیام کے لئے عملاً صفر سے کام کا آغاز کرنا پڑا۔ جب آپ نے اپنے مشن کا آغاز کیا تو ناممکن تھا کہ کوئی آپ کو اپنے مشن پر کام کرنے کا موقع فراہم کرتا۔ عرب قوم توحید کے لئے بالکل تیار نہ تھی۔ وہ لوگ ابھی اس اعلیٰ معیار کے نظریہ (یعنی توحید) کے قابل نہ ہوئے تھے۔ درحقیقت اس متشدد اور خوفناک معاشرہ میں اس نظریہ کو متعارف کروانا انتہائی خطرناک ہوسکتا تھا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً بہت ہی خوش قسمت ہوتے اگر اس معاشرہ میں اپنی زندگی کو بچا پاتے۔ درحقیقت محمد کی جان اکثر خطرہ میں گھری رہتی اور ان کا بچ جانا قریب قریب ایک معجزہ تھا، پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کامیاب ہوئے۔ اپنی زندگی کے اختتام تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبائلی تشدد کی پرانی روایت کا قلع قمع کر دیا اور عرب معاشرہ کے لئے لادینیت کوئی مسئلہ نہ رہا۔ اب عرب قوم اپنی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہونے کے لئے تیار تھی۔''

(Muhammad - A Biography of the Prophet by Karen Armstrong, Page 53,54)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے وجود میں نبی کریمؐ اور حضرت اقدس کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی چنانچہ آپ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا بھرپور اظہار آپ کی مشہور تصنیف سیرۃ خاتم النبیینؐ ہے۔۔۔ وہ دینی مسائل میں سند کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر بہت سارے مضمون لکھے۔

اکتوبر 1959ء میں آپ نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر ''محمد ہست برہان محمد'' کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا جس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

آنحضرت ﷺ (فداہٗ نفسی) کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنا تو میری روح کی غذا ہے جس کی برکت سے میں اپنی بہت سی کمزوریوں کے باوجود جی رہا ہوں۔ (الفضل 13 اکتوبر 1959ء)

آپ کو نبی کریم ﷺ سے کس قدر محبت تھی جس کا ذکر آپ نے مکرم مختار احمد ہاشمی صاحب سے کیا۔ مکرم ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔

''آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ہاشمی صاحب! آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار اور اظہار کرتا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لے کر اب تک میرے دل میں سب زیادہ حضرت سرور کائناتؐ کی محبت جاگزین ہے حدیث میں آتا ہے ''المرء مع من احب'' اس لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مجھے وہاں آنحضرتؐ کے قرب سے نواز دے گا اور پھر فرمایا آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر انشراح صدر سے راضی ہوں۔'' (حیات بشیر صفحہ 207)

آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے کس قدر عشق تھا اس کا منہ بولتا ثبوت حضرت مسیح موعود سے متعلق روایات کا مجموعہ ہے جو آپ نے لکھا جس کا نام ''سیرت المہدی'' ہے اور آپ نے ذکر حبیب پر متعدد تقاریر فرمائی ہیں جو سیرت طیبہ، درمنثور، درمکنون اور آئینہ جمال کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔

آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آپ کی آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود سے عشق کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ کا طریق تھا کہ گھر کی مجالس میں احادیث، نبی کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حالات اکثر بیان فرماتے رہتے تھے۔ میرے اپنے تجربہ میں یہ ذکر سینکڑوں مرتبہ کیا ہوگا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایک مرتبہ بھی نبی کریم ﷺ یا حضرت مسیح موعود کے ذکر سے آپ کی آنکھیں آبدیدہ نہ ہوئی ہوں بڑی محبت اور سوز سے یہ باتیں بیان فرماتے تھے اور پھر ان کی روشنی میں کوئی نصیحت کرتے تھے۔'' (الفضل 20 نومبر 1963ء صفحہ نمبر 4)

15 مئی 1924ء کو آپ کی بڑی صاحبزادی امۃ السلام کا نکاح محترم مرزا رشید احمد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا حضرت مصلح موعود نے خطبہ نکاح میں فرمایا عزیزم میاں بشیر احمد نے میرے ہی سپرد یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے پہلے سے میری رائے پر یہ کام چھوڑا ہوا تھا اور میں نے ہی یہ رشتہ پسند کیا ہے۔ اس عہد کے مطابق ان کی طرف سے اب بھی میں ہی بولوں گا اور قبول کروں گا۔

انکسار اور اطاعت امام کا یہ کیسا شاندار نمونہ ہے کہ اپنی لڑکی کی شادی کا معاملہ آپ نے کلیۃً حضور کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اس میں ذرہ بھی دخل نہیں دیا جہاں حضور نے فرمایا وہاں بلاچون و چرا سر تسلیم خم کر دیا۔ (حیات بشیر صفحہ نمبر 80)

استغفار کی ضرورت

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''پس ایک مومن کا، تمہارا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

ربوہ کے مضافات میں پلاٹ خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

۞ آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید و فروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو مضافاتی کالونیوں میں پلاٹ خریدنے یا فروخت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے مالک پلاٹ خریدنے والے دوست کے نام صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ سے اس کی منظوری لیں۔ نیز یہ شکایت بھی دیکھنے میں آ رہی ہے کہ بعض احباب محض کاغذی انتقال خرید کر مشترکہ کھاتے کی بنیاد پر کسی بھی جگہ قبضہ کر لیتے ہیں اور دیگر احباب کی حق تلفی کا باعث ہو رہے ہیں۔ آئندہ ایسی کسی شکایت پر بلا قبضہ کاغذی انتقال خریدنے والے اور کروانے والے اور ایسے معاملات میں سودا کروانے والے پراپرٹی ایجنٹس سب کے خلاف نظام جماعت کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تبرکات .... حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

اپنے بائیں ہاتھ کی طرف چلو

Keep to the Left

نوٹ: یہ مضمون آج سے 78 سال پہلے لکھا گیا ہے مگر آج بھی ہمیں دعوت عمل دے رہا ہے۔ ایڈیٹر

ایک دن میں اس تنگ گلی میں سے گزر رہا تھا جو چرخی والی گلی کہلاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ گلی جو ''الحکم'' سٹریٹ سے ریتی چھلہ کو نکلتی ہے۔ یہ خیال نہ تھا کہ سامنے سے کوئی آ رہا ہے۔ یکدم مجھے معلوم ہوا کہ ایک برقعہ پوش خاتون سامنے سے قدم بڑھائے میرے بالکل قریب پہنچ گئیں۔ میں بھی اتفاقاً تیز قدم ہی جا رہا تھا اور دونوں گلی کے ایک ہی طرف تھے۔ اس لئے یکدم آمنا سامنا ہو گیا۔ تصادم کے خوف سے میں پھرتی کے ساتھ گلی کی دوسری طرف ہو گیا۔ مگر میرے ساتھ ہی وہ خاتون بھی اس طرف پلٹ گئی اور قریب تھا کہ ٹکر ہو جائے مگر بسرعت تمام میں پھر پہلی طرف ہو گیا اور میرے ادھر پہنچنے سے پہلے وہ برقعہ مع اپنی مالکہ کے ادھر پہنچ گیا اور اس دفعہ کچھ ٹکر بھی لگی۔ پھر آن واحد میں دونوں دوسری طرف ٹکر کھاتے ہوئے دیکھے گئے۔ ساتھ ہی کچھ غصہ کچھ شرمندگی، کچھ ہنسی سے مرکب ہو کر فریقین کی بے معنی سی آوازیں بھی نکلیں۔ آخر میں میں نے اپنے تئیں روکا اور پھر دوسری طرف نہ گیا حتیٰ کہ بچاری برقعہ والی راستہ پا کر غالباً مجھے دل میں کوستی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔

ناظرین یہ ایک اکیلا اور اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ اس گلی میں یا ہر تنگ گلی میں روزانہ ایسے نظارے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ پبلک شریعت کے قانون اور سرکاری قانون دونوں میں سے کسی پر بھی عامل نہیں ہے۔ ہم لوگ بازاروں یا گلیوں میں مہذب احمدی یا تعلیم یافتہ قانون دان کی طرح باترتیب نہیں چلتے۔ بلکہ اس طرح گزرتے ہیں جس طرح بکریوں کا ریوڑ یا ''ڈنگروں کا اجڑ'' اور جانوروں کے اتباع کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ہم سے ایسی حرکتیں سرزد ہوں۔ آجکل ہر صبح کو میں دیکھتا ہوں کہ سکول کے وقت سینکڑوں لڑکے لڑکیاں مدرسوں کی طرف گلیوں اور سڑکوں پر تیز قدم اڑے چلے جاتے ہیں۔ مگر ان کو دیکھ کر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان میں کوئی انتظام یا کوئی ترتیب ہے۔ حالانکہ یورپ کے شہروں میں جن کو ہم دینی تہذیب سکھانے کے مدعی بنے ہوئے ہیں۔ پیدل چلنے والوں میں اس قدر ترتیب اور لائن بندی اور سڑک کے اطراف کی پابندی ہے کہ اگر ناواقف انہیں پہلی دفعہ دیکھے تو یہی سمجھے کہ یہ شہری لوگ بازار میں سے نہیں گزر رہے۔ بلکہ ایک فوج ہے جو باقاعدہ مارچ کرتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ وہاں سڑکوں پر آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ کسی سے کسی کو ٹکر لگے۔ یا کسی کا بچہ کسی کی ٹھوکر سے گر پڑے۔ یا پیروں کے نیچے آ جائے یا خواہ مخواہ ایک طرف کے لوگوں کو دوسری طرف سے آنے والوں کی وجہ سے کہیں ٹھہرنا پڑے۔ بلکہ وہاں دو سیدھی قطاریں پیدل چلنے والوں کی مخالف سمت میں بغیر کسی جھگڑے کے نہایت باترتیب جاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ان کو اس طرح چلانے والا کون ہوتا ہے؟ اطاعت قانون کا جذبہ۔

حالانکہ ہندوستان میں بھی وہی قانون موجود ہے اور ہم احمدیوں کے لئے نہ صرف قانون بلکہ اس سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ راستوں میں ایک طرف ہو کر اور آگے پیچھے قطار باندھ کر چلا کرو نہ کہ گلی کو روک کر اور ساری سڑک پر پھیل کر۔

اور تفصیل قانون انگریزی کی اس ملک میں یہ ہے کہ نصف سڑک اپنے دائیں طرف کی ایک طرف کے چلنے والوں کے لئے ہے اور نصف سڑک اپنے بائیں طرف کی دوسری طرف کے چلنے والوں کے لئے ہے۔ اس انتظام کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف کے جانیوالے دوسری طرف والوں سے نہ ٹکراتے ہیں نہ الجھتے ہیں۔ نہ مردوں عورتوں کے نامناسب مقابلے دیکھنے میں آتے ہیں۔ نہ عورتوں کو اپنے بچاؤ کے لئے ہر قدم پر سوچ کر چلنا پڑتا ہے ہر فریق کا اپنا راستہ بالکل صاف ہوتا ہے۔ آگے پیچھے لوگ قطار میں تیز قدم برابر چلے جاتے ہیں۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی اور اگر کسی نے آگے نکلنا ہے تو اس کا یہ قانون ہے کہ اپنے آگے جانے والے کے دائیں طرف سے ہو کر آگے نکل جائے اسی طرح سڑک کا دوسرا نصف حصہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

یہ یا اسی قسم کے قوانین دنیا کے تمام دیگر مہذب ملکوں میں رائج ہیں۔ مگر دین حق میں تو یہ تیرہ سو سال سے رائج ہیں اور چونکہ ہم کو اس کے موجد ہونے کا بجا فخر حاصل ہے۔ اسی لئے ہم کو ہی اس پر دوسروں کی نسبت زیادہ عمل کرنا چاہئے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خوبصورتی، ضبط، تہذیب، تمیز، آرام، فضول روکوں سے بچاؤ اور وقت کی کفایت سب آپ کے قدم چومیں گے اور آپ کے باقی کاموں میں بھی خود بخود ایک نظام پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ عورتوں اور بچوں کو بہت سہولت ہو جائے گی اور سونے پر سہاگہ یہ کہ قانون کی اطاعت اور آنحضرت ﷺ کے فرمودہ پر عمل نصیب ہوگا۔

اس کے سوا ایک اور فائدہ بھی ہے وہ یہ کہ گاڑیوں لاریوں اور موٹروں وغیرہ کے حادثات اس زمانہ میں بکثرت ہوتے رہتے ہیں اور فریقین ان میں مجروح بھی ہو جاتے ہیں۔ یا صرف پیدل چلنے والے کو ہی کوئی چوٹ لگ جاتی ہے۔ ایسے حادثات کے وقت پولیس فوراً دونوں طرف کے لوگوں کو عدالت میں کھینچ کر لے جاتی ہے اور دوران مقدمہ میں سب سے پہلے یہی تفتیش ہوتی ہے کہ کون سا فریق کس طرف تھا اور جس فریق کی بابت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اپنے ہاتھ یعنی بائیں طرف چل رہا تھا وہ باعزت بری ہو جاتا ہے اور جس کی بابت یہ ثابت ہو کہ وہ سڑک کی ناجائز طرف چل رہا تھا اس پر جرم قائم ہو کر سارے حادثہ کی ذمہ داری اسی پر پڑ جاتی ہے۔

اس طرح علاوہ زخمی ہونے کے رسوائی اور سزا دو اور مصیبتیں ایسے شخص کو بھگتنی پڑتی ہیں اور صرف اس لئے کہ وہ خلاف قانون سڑک کی غلط طرف چلتا تھا۔ (الفضل 4/اکتوبر 1936ء)

زہے نصیب!

قسمت چمکی پھر اک بار
جا پہنچا میں اُس دربار
بھیگی آنکھوں سے دیکھا
اُن آنکھوں میں پیار ہی پیار
اُس کے ماتھے پہ دیکھے
فتح و ظفر کے سب آثار
چاند سے چہرے کی مُسکان
دُور کرے ہے سب آزار
اُس دربار کا چاکر ہوں
بن اُس کے جینا بیکار
گرچہ ہوں لاغر، لاچار
چلنا، پھرنا بھی دشوار
پھر بھی چاہوں جا پہنچوں
سات سمندر کے اُس پار
جو باتیں اب کہہ نہ سکا
کہہ دوں گا سب اگلی بار
طاہؔر کے اشعار ہی کیا
آپ پہ قرباں سب افکار

مبارک احمد طاہرؔ

مکرم نصر احمد مبشر صاحب

داسا ریجن بینن میں نومبائعین کے جلسے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے داسا ریجن کے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے چار تربیتی جلسہ جات نومبائعین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پہلا جلسہ آکپاری (Akpari) اور آرگبوکوتو (Arigbokoto) دو جماعتوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے کیا گیا۔ دوسرا جلسہ 12 ستمبر کو جماعت Madengbe میں منعقد کیا گیا۔ جس میں تین جماعتیں Kpakba-Igbo, Adourekouma, Akoba شامل تھیں۔ جس میں مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت نے خطاب کیا۔ جبکہ تیسرا جلسہ 18 ستمبر کو جماعت Gamba میں کیا گیا جس کے ساتھ دو جماعتیں Goho, Kodjachan شامل ہوئیں اور چوتھا جلسہ 19 ستمبر کو جماعت Dokondji میں کیا گیا۔ جس میں دو جماعتیں Djakandi اور Ariffo شامل ہوئیں۔

ان تمام پروگراموں کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا اس کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد ہر جماعت کے مقامی صدر جماعت مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے اور جماعت کی کوششوں کو سراہتے۔ مہمانوں میں سے حکومتی ذمہ داروں کو اظہار خیال کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن میں سے آکپاری گاؤں کے چیف نے سٹیج پر آ کر مختصر سا خطاب کیا اور جماعت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج جماعت کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ یہاں پر مختلف مذہبی جماعتوں میں امن قائم ہے اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت کرنا اور بڑوں کو چھوٹوں کا خیال رکھنا جماعت نے سکھایا ہے۔

ان تمام جلسوں میں پہلی تقریر صحابہ آنحضور ﷺ اور رفقاء حضرت مسیح موعود کا دین کے ساتھ وفا اور اخلاص کے واقعات پر مشتمل تھی اور دوسری تقریر صداقت حضرت مسیح موعود از روئے بائبل اور قرآن پیش کی گئی اور تیسری تقریر میں بیعت کے مقاصد اور اس کی برکات کا ذکر کیا گیا۔ ان جلسوں کا اختتام دعا پر کیا جاتا۔ اس کے بعد نماز ظہر ادا کی جاتی اور جلسہ میں شامل احباب کو کھانا دیا جاتا۔ ان تمام جلسوں میں شامل افراد کی تعداد ٹوٹل 775 رہی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جلسوں کے نیک نتائج پیدا کرے اور نئے شامل ہونے والوں کو ثبات قدم عطا کرے اور انہیں ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

آنحضرت ﷺ کا اہل و عیال سے حسن سلوک کا اسوہ حسنہ

گھروں کو آباد اور خوش رکھنے کا نسخہ کیمیا

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

آجکل بڑی تیزی کے ساتھ دنیا ایک گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ دوریاں مٹ رہی ہیں۔ سفر سمٹ رہے ہیں۔ قربت ہو رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود حیرت اس بات پر ہے کہ معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور گھر بکھر رہے ہیں اور کسی کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طرح مجتمع رہا جائے۔ کیسے ٹوٹتے ہوئے گھروں کو بچایا جائے۔

اے اس صورتحال سے پریشان لوگو! سنو کہ ایک ذریعہ ہے۔ ایک طریقہ ہے، جس کو اختیار کر کے جس پر چل کر ہم محبت بھری فضا میں سانس لے سکتے ہیں کہ ہمارے گھر ٹوٹنے سے بچ سکتے ہیں۔ ایک اسوہ حسنہ ہے جسے اختیار کرنے سے ہم بنیان مرصوص بن کر اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ وہ ذریعہ وہ طریقہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ وہ اسوہ حسنہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔ آئیے دیکھئے۔ آپؐ نے اپنے گھر کو کیسے جنت بنا کر رکھا۔ حالانکہ آپؐ کے گھر ایک وقت میں نو بیویاں رہیں۔ جو مختلف قبیلوں سے تھیں، مختلف عمروں کی تھیں، دوستوں میں سے بھی تھیں اور وہ بھی تھیں جو دشمنوں سے آئی تھیں یا دشمن سرداروں کی بیٹیاں تھیں۔ آپؐ نے ان سے ایسا شاندار سلوک روا رکھا اور ان سے ایسے اخلاق کریمانہ سے پیش آئے اور ایسی محبت و وفا اور ایثار کا نمونہ دکھایا کہ وہ آپ کی گرویدہ ہو گئیں! ہر حال میں۔ غمی، خوشی، عسر، یُسر آسانی تنگی ہر حالت میں آپ کی محبت میں گم ہو گئیں اور ہر تنگی تُرشی یا مشکل میں آپ کی وفادار، جاں نثار رہیں۔

خوش خلقی

گھروں کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خوش خلق نرم خو نرم زبان ہو۔ شمائل النبی ﷺ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ گھر تو گھر آپؐ تو غیروں سے بھی خندہ پیشانی سے ملتے۔ مسکراہٹ آپ کے چہرے پر کھیلتی رہتی۔ عیب جوئی سے پرہیز کرتے۔ کمزوریوں کی تلاش کی بجائے خوبیوں کو اجاگر کرتے اور معاف کرنا اور درگزر کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ ہی کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے میں خوبیاں تلاش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دوسرے میں عیب نظر آتا ہے یا اس کی کوئی اور ادا ناپسند ہے تو کئی باتیں اس کی پسند بھی ہوں گی۔ جو اچھی بھی لگیں گی۔ (مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء)

تو وہ پسندیدہ باتیں جو ہیں ان کو مدنظر رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرتے ہوئے موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ آپس میں صلح و صفائی کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ تو یہ میاں بیوی دونوں کو نصیحت ہے کہ اگر دونوں ہی اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں تو چھوٹی چھوٹی جو ہر وقت گھروں میں لڑائیاں چخ چخ ہوتی رہتی ہیں وہ نہ ہوں۔

(خطبات مسرور جلد 2 ص 450)

گھر میں تعاون

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اہل خانہ کی خدمت کرتے، ان کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔ ہاں جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃ اھلہ)

نیز آپ نے بتایا کہ آپ ﷺ کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے۔ بکری خود دودھ لیتے اور ذاتی کام بھی خود کر لیا کرتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 242، 397)

آپ ﷺ کپڑے خود سی لیتے۔ جوتے ٹانک لیا کرتے۔ گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کر لیتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 285)

اور اگر کبھی کام وغیرہ کی وجہ سے رات کو گھر دیر سے لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے بغیر یا جگائے بغیر کھانا یا دودھ، جو بھی ہوتا خود تناول فرما لیتے۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب اکرام الضیف)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

آپؐ سے زیادہ مصروف اور آپؐ سے زیادہ عبادت گزار کون ہو سکتا ہے لیکن دیکھیں آپؐ کا اسوہ کیا ہے کتنی زیادہ گھریلو معاملات میں دلچسپی ہے کہ گھر کے کام کاج بھی کر رہے ہیں اور دوسری مصروفیات میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے۔ اور فرمایا میں تم سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبیؐ)

(خطبات مسرور جلد 2 ص 447)

دلداریٔ ازواج

رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کی دلداری اور ناز برداری کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ ان کے ناز اٹھاتے، انہیں کھیل دکھاتے، ان کے ساتھ دوڑ لگاتے۔ برتن کے خاص اس حصہ سے جہاں سے انہوں نے کوئی مشروب پیا ہوتا آپ بھی پیتے۔

عید کا روز تھا۔ حبشہ کے رہنے والے بعض مرد مسجد نبوی کے صحن میں اپنے مختلف کرتب دکھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ کیا کرتب دیکھنا پسند کرو گی۔ ان کی پسندیدگی پر آپؐ نے انہیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں دیر تک آپؐ کے پیچھے آپ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے کھڑی کھیل دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میں تھک گئی۔ آپؐ نے فرمایا کافی ہے۔ اب چلنا چاہئے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید)

وفاداری

زندگی میں تو سب ہی محبت اور پیار کا اظہار کرتے ہیں مگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بیویوں کی وفات کے بعد بھی محبت کی اس شمع کو روشن رکھتے تھے اور ان کے نیک اوصاف کا تذکرہ فرماتے اور ان کی فدائیت و ایثار کو یاد رکھتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفاداری اور ایثار کو کون بھول سکتا ہے یا نظر انداز کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا ﷺ انہیں کبھی نہیں بھولے اور انہیں ہمیشہ یاد رکھا اور ہمیشہ وفا اور محبت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرماتے اور ان کی وفاؤں کا تذکرہ کرتے نہ تھکتے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’آپؐ کے پاکیزہ اخلاق کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آپؐ نے شادی کی تو ایسی عورت سے جس کی عمر چالیس سال کی تھی اور ایسی بھرپور جوانی میں کی جبکہ آپ پچیس سال کے تھے اور پھر اس تعلق کو نہایت خوبی کے ساتھ نبھایا...... حضرت خدیجہؓ نے محض آپؐ کی نیکی اور دیانت دیکھ کر آپؐ سے شادی کی۔...... آپؐ کی عمر اور حضرت خدیجہؓ کی عمر میں پندرہ سال کا فرق تھا۔ آپ پچیس سال کے تھے اور حضرت خدیجہؓ چالیس سال کی اور باوجودیکہ عورت قریباً پچاس سال کے بعد شادی کی عمر سے نکل جاتی ہے یعنی صرف دس سال کے بعد آپؐ پینتیس سال کے ہو گئے اور حضرت خدیجہؓ پچاس سال کی ہو گئیں جو ادھیڑ عمر ہوتی ہے لیکن پھر بھی آپؐ نے ایسی غیر معمولی وفا کا ثبوت دیا اور اس تعلق کو ایسی خوبی سے نبھایا کہ دنیا کے پردے پر بہت کم لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو ایسی وفا کرتے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے ہجرت سے اڑھائی تین سال قبل وفات پائی ہے۔ گویا حضرت خدیجہؓ کی عمر وفات کے وقت پینسٹھ سال کی تھی اور اس عمر میں بالکل بڑھیا ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی جسمانی دلکشی باقی نہیں رہتی کہ اس کا خاوند اسے یاد کرے۔ پھر اس کے بعد آپؐ کی کئی شادیاں بھی ہوئیں اور جوان لڑکیوں سے ہوئیں۔ ان میں سے بعض ایسی بھی تھیں جو اپنے گردوپیش میں حسن کا شہرہ رکھتی تھیں۔ مگر آپؐ کی یہ حالت تھی کہ آپ ہمیشہ انتہائی محبت اور پیار کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا نام لیتے اور فرماتے۔ خدیجہ کی یہ بات ہے۔ خدیجہ کی وہ بات ہے۔ حضرت عائشہؓ جوان بھی تھیں، خوبرو بھی تھیں، فرمانبردار اور وفا شعار بھی تھیں اور پھر وہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں اور رسول کریم ﷺ کو بھی حضرت عائشہؓ سے محبت تھی۔ لیکن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں آپؐ کی ان باتوں سے عموماً چڑ جاتی تھی اور کہا کرتی تھی یا رسول اللہ! آپ کو خدیجہ سے کئی اچھی بیویاں ملیں۔ پھر آپ اس کو کیوں یاد کرتے ہیں۔ مگر آپ ہمیشہ فرماتے۔ عائشہ تمہیں معلوم نہیں خدیجہ نے کس وفاداری کے ساتھ میرے ساتھ معاملہ کیا۔ تمہیں یہ باتیں بیشک بری لگتی ہیں لیکن میں مجبور ہوں کہ اس کا ذکر کروں۔ یہ اس وقت کا حال ہے جب آپؐ نے نوجوان عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں۔

ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہؓ آپ کے پاس تھیں۔ ...... کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی۔ کیا میں اندر آ جاؤں۔ یہ آنے والی حضرت خدیجہؓ کی چھوٹی بہن تھیں۔ رسول کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ یکدم متغیر ہو گیا۔ آپؐ بیقرار ہو کر اٹھے اور آپؐ نے فرمایا الٰہی میری خدیجہ۔ بہن کی آواز حضرت خدیجہؓ کی آواز سے ملتی تھی۔ آپ کو اس کی آواز سن کر حضرت خدیجہ یاد آ گئیں اور آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ حالانکہ حضرت خدیجہؓ کی وفات پر اس وقت بارہ سال گزر چکے تھے۔ یہ وہ وفاداری ہے جس کا نمونہ رسول کریم ﷺ نے پیش کیا۔ ...... یہ ایک ایسی بے نظیر چیز ہے کہ جس کی عوام تو کیا انبیاء میں بھی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ (تفسیر کبیر جلد 10 ص 334,333)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رسول اللہ ﷺ کے بے مثال حسن سلوک اور بے نظیر خلق وفا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد جو حضورؐ کی قلبی کیفیت تھی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زندگی

میں کیسا سلوک فرماتے ہوں گے۔...... وفا کسی نے سیکھنی ہو تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے۔ پس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذکر میں حضور اکرمؐ کا خلق وفا بڑا نمایاں نظر آتا ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ مستورات 27 دسمبر 1983ء)

سفر میں حسن سلوک

حضر تو حضر سفر میں بھی رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے آرام کا خیال رکھتے۔ ان کی دلداری فرماتے اور ہر ممکن شفقت و محبت کا سلوک فرماتے۔ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ کمال شفقت سے خود بھی ہار ڈھونڈنے لگے اور لوگوں کو بھی ہار کی تلاش میں لگا دیا۔ اب باوجود اس کے کہ جہاں لشکر نے اس وجہ سے پڑاؤ کیا تھا۔ پانی میسر نہ تھا اور سارے لشکر کو تکلیف پہنچی۔ وضو تک کے لئے پانی نہ تھا۔ آپ کے والد حضرت ابوبکرؓ ناراض ہوگئے مگر رسول اللہ ﷺ نے ایک بھی لفظ ناراضگی یا خفگی کا نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہوئے ایسے حالات میں تیمّم کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ دیکھ کر حضرت اسید بن حضیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اللہ آپ کو بہتر بدلہ دے۔ بخدا آپ کے ساتھ کوئی وقوعہ بھی ایسا نہیں ہوا جسے آپ نے ناپسند فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لئے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھلائی نہ رکھی ہو۔ (بخاری کتاب التیمم باب التیمم)

حضرت صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر سے واپسی پر آپ ﷺ نے اونٹ پر خود ان کے لئے جگہ بنائی۔ آپؐ نے جو عباء زیب تن کر رکھا تھا اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپؐ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

ایک دفعہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ آپؐ اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی گر گئیں۔ حضرت ابوطلحہؓ فوراً یہ کہتے ہوئے تیزی سے آپ کی طرف لپکے کہ جعلنی اللّٰہ فداك۔ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کیا کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ آپ نے فوراً فرمایا نہیں نہیں عورت کی فکر کرنی چاہیئے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول الرجل جعلنی اللہ فداک)

یعنی اپنی چوٹ یا گرنے کو نظر انداز کر دیا اور زوجہ مطہرہ کو سنبھالنے کا خیال سب سے پہلے آیا۔

بیوی کے ساتھ کھیلنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک سفر میں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس وقت میں کم عمر اور دبلی تھی۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا آگے چلے جاؤ۔ وہ آگے چلے گئے۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا آؤ باہم دوڑ لگائیں۔ دوڑ میں میں آپ سے آگے نکل گئی اور آپ پیچھے رہ گئے۔ آپ نے کسی ردعمل کا اظہار نہ فرمایا یہاں تک کہ جب میرا جسم بھاری ہوگیا اور میں موٹی ہوگئی اور میں یہ واقعہ بھول گئی تو ایک دن جبکہ میں آپ کے ساتھ سفر کر رہی تھی آپ نے لوگوں کو آگے چلے جانے کا کہا وہ چلے گئے۔ تو آپ نے فرمایا آؤ دوڑ لگائیں۔ میں نے دوڑ لگائی تو اس دفعہ آپ مجھ سے آگے نکل گئے۔ پھر آپ ہنسنے لگے اور فرمانے لگے۔ یہ اس ہار کا بدلہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 25075)

دعوت میں شمولیت

اگر رسول اللہ ﷺ کی کوئی دعوت کرتا تو بسا اوقات رسول اللہ ﷺ خواہش فرماتے کہ آپ کی ازواج میں سے بھی کوئی نہ کوئی ساتھ ہو۔ مسلم کتاب الاطعمہ میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ایرانی ہمسایہ تھا جو کھانا نہایت عمدہ بناتا تھا۔ ایک دن اس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو دعوت دینے آیا۔ اس دن رسول اللہ ﷺ کی باری حضرت عائشہؓ کے ہاں تھی اور وہ آپؐ کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کیا یہ بھی دعوت میں آئیں۔ انہوں نے کسی وجہ سے کہا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تو میں بھی نہیں آؤں گا۔ وہ دوسری دفعہ آیا۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کیا یہ بھی آئیں گی۔ اس نے کہا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں بھی نہیں آؤں گا۔ تین دفعہ ایسے ہی ہوا۔ آخر اس نے کہا یا رسولؐ اللہ! یہ بھی تشریف لا سکتی ہیں۔ تب آنحضور ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ان کے گھر تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا۔

(مسلم کتاب الاطعمہ باب ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیر من دعاہ صاحب الطعام)

سب کا خیال رکھنا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک دن میں گھر آیا تو دیکھا کہ فاطمہ مغموم بیٹھی ہیں۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگیں کہ ہم نے رات کا کھانا کھایا تھا نہ صبح کا کھایا ہے اور نہ ہی آج شام کو کھانے کے لئے گھر میں کچھ ہے۔ یہ سن کر میں باہر نکلا اور جا کر محنت مزدوری کر کے ایک درہم کا غلہ اور گوشت خرید لایا۔ فاطمہؓ نے پکایا اور کہنے لگیں آپ جا کر میرے والد کو بھی بلا لائیں تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں گیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں لیٹے یہ دعا کر رہے ہیں۔ اعوذ باللہ من الجوع ضجیعاً۔ میں بھوک اور فاقہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اے اللہ کے رسولؐ ہمارے گھر کھانا ہے آپؐ تشریف لائیں۔ آپ ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہنڈیا ابل رہی تھی۔ آپؐ نے فاطمہ سے فرمایا پہلے تھوڑا سا عائشہ کے لئے ڈال دو۔ انہوں نے ایک پیالے میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا اب حفصہ کے لئے کچھ ڈال دو۔ انہوں نے دوسرے پیالے میں ڈالا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے نو بیویوں کے لئے کھانا ڈلوایا۔ پھر فرمایا اب اپنے والد اور میاں کے لئے بھی ڈال دو۔ جب وہ ڈال چکیں تو فرمایا اب خود ڈال کر کھاؤ۔ پھر انہوں نے ہنڈیا اتاری تو وہ بھری ہوئی تھی۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں جب تک خدا نے چاہا ہم نے اس میں سے کھایا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 ص 186)

تحمل و بردباری

ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں باہم شکر رنجی یا غیرت کا پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ ایسے مواقع پر تحمل اور بردباری سے ان امور کو حل فرماتے اور خود تکلیف اٹھا کر اپنے جذبات و احساسات کی قربانی دے کر ایسے امور کا مداوا فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب رسول اللہ ﷺ کی باری حضرت عائشہؓ کے ہاں تھی۔ کسی اور بیوی نے کچھ کھانا بھجوا دیا۔ حضرت عائشہؓ کی طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ ان کی باری میں کوئی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا شرف پائے۔ اس لئے انہوں نے طبعی غیرت کی وجہ سے وہ کھانے سے بھرا پیالہ زمین پر دے مارا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ کھانا لانے والا خادم حیران و پریشان کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ تمام معاملہ نہایت تحمل اور بردباری سے دیکھا۔ حضرت عائشہؓ سے کچھ نہیں فرمایا بلکہ خود اٹھے تمام کھانا اکٹھا کرنے لگے اور ساتھ ساتھ فرما رہے تھے۔ غارت امکم حضرت عائشہؓ کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل اور پھر اس پر حضور کا اپنے ہاتھوں کھانا اکٹھا کرنا ہی پشیمانی کے لئے کافی تھا۔ اس لئے جب آنحضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! جو پیالہ تم نے توڑا ہے اس کے بدلہ میں اپنا پیالہ دے دو۔ تو حضرت عائشہؓ نے بخوشی اپنا پیالہ دے کر خادم کو رخصت کیا۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرہ)

ازواج کی وفاداری اور ایثار

ایک شاعر کہتا ہے۔ ؎

الفت کا تب مزہ ہے کہ ہوں وہ بھی بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

یہ محبت بھی یکطرفہ نہ تھی بلکہ محبت و پیار کے یہ دھارے دونوں طرف برابر بہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات سے مہر و مروت اور پیار و محبت سے پیش آتے تھے تو ازواج کی طرف سے بھی اس کا بھرپور اظہار ہوتا تھا۔ چنانچہ جب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ اے نبی تم اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دنیوی سامان دے دیتا ہوں اور تم کو نیک طریق سے رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور اخروی زندگی کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے پوری طرح اسلام پر قائم رہنے والیوں کے لئے بہت بڑا انعام تجویز کر رکھا ہے۔ (الاحزاب: 30,29)

آپؐ کی تمام ازواج نے دنیا اور اس کے مال و متاع کے مقابلہ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو چاہا۔ آپؐ کی محبت کو اختیار کیا اور دنیوی سامان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے ظاہر ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ

جب رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دیں۔ آپؐ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے سامنے ایک معاملہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اپنے والدین سے مشورہ کئے بغیر فیصلہ میں جلدی نہ کرنا (اور آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپؐ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے) پھر آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا ہے کہ اے نبی! اپنی ازواج مطہرات سے کہہ دو کہ اگر تمہیں دنیا کی زیب و زینت اور سامان آرائش درکار ہیں تو آؤ میں تمہیں وہ دے کر اولین فرصت میں رخصت کردوں۔ (الاحزاب: 29)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے یہ بات سن کر کہا کیا اس معاملہ میں آپؐ مجھے والدین سے مشورہ کا فرما رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولؐ اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں اور اسے ہی ترجیح دیتی ہوں اور پھر بعد ازاں تمام ازواج مطہرات نے ام المومنین حضرت عائشہؓ والا ہی جواب دیا اور کسی ایک نے بھی آپؐ سے مفارقت گوارا نہیں کی۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ احزاب)

اور یہ ساتھ زندگی بھر کا ہی نہیں تھا بلکہ مرنے کے بعد بھی وہ آپ ہی کی رفاقت چاہتی تھیں۔ ایک دفعہ ازدواج مطہرات نے نبی ﷺ سے استفسار کیا کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپؐ سے (اگلے جہاں میں) ملاقات کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں وہی سب سے پہلے میرے ساتھ ملاقات کرے گی۔

اب رسول اللہ ﷺ سے شوق ملاقات میں انہوں نے فوراً ایک سرکنڈا پکڑا اور ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ای الصدقۃ افضل)

ازواج مطہراتؓ کی رسول اللہ ﷺ سے یہ محبت دراصل رسول اللہ ﷺ کے اس حسن سلوک، پیار، شفقت اور محبت اور دلداریوں کا نتیجہ تھا جو آپ ہر ایک بیوی کے ساتھ، زندگی کے ہر لمحہ میں کرتے رہے۔ محبت نے محبت کو کھینچا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایسا گھرانہ معرض وجود میں آیا جس پر آسمان اور زمین آج تک رشک کی نگاہیں ڈالتے ہیں اور قیامت تک ڈالتی رہیں گی اور یہی وہ طریقہ اور اسوہ حسنہ ہے جسے اپنا کر ہم اپنے اپنے گھروں کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔

☆..........☆..........☆

حضرت مسیح موعود کا انداز فکر

حکمت کی باتیں۔ پاکیزہ نصائح۔ دلکش نمونے

مرتبہ: پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

خدا سے مانگنا

حضرت مسیح موعود کے عہد میں ایک سائل دو تین ماہ بعد پھیرا کیا کرتا تھا وہ موٹا تازہ تھا اور آواز بھی اس کی بہت بلند تھی اس کا یہ طریق تھا کہ بیت مبارک کے نیچے کی گلی میں صدا دیتا تھا۔ اور ایک رقم مقرر کر کے سوال کرتا تھا اور حضرت صاحب ہی سے لینے کا اشارہ بھی کرتا اور جب تک اس کا مطالبہ پورا نہ ہو جاتا ٹلتا نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے سوال کی رقم بڑھتی گئی اور آنوں سے روپوں تک نوبت پہنچ گئی۔ بعض اوقات اس کو پکارتے پکارتے صبح سے دوپہر ہو جاتی۔ حضرت صاحب دوسری منزل میں رہتے تھے اور تیسری منزل پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا چوبارہ تھا۔ وہ بہت نازک طبع تھے ان کو بہت تکلیف ہوتی۔ ایک دن انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اس فقیر نے بہت تنگ کیا ہے اور اگر ذرا اشارہ فرما دیتے تو خدام اسی وقت اس کو کہیں دور چھوڑ آتے اور ایسی تنبیہ کرتے کہ دوبارہ نہ آتا یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا ''مولوی صاحب ایک گدا ہوتا ہے اس کو جو دے دو لے کر چلا جاتا ہے۔ ایک نرگدا ہوتا ہے جو اپنا مطلب پورا کئے بغیر ٹلنے میں نہیں آتا۔ بندہ کو اللہ کے حضور میں ایسا ہونا چاہئے کہ مانگے اور مانگنے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ خدا اس کا مطلب پورا کر دے۔''

(انعامات خداوندکریم مؤلفہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب طبع دوم ص259)

خدام سے شفقت

حضرت مولوی فضل محمد صاحب آف ہرسیاں لکھتے ہیں:

''ایک دفعہ جبکہ شہتوت اور بیدانہ کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود باغ میں تشریف لے گئے۔ خدام بھی ہمراہ تھے۔ جب حضور بیدانہ کے درختوں کے نیچے پہنچے تو حضور کو ایک شخص نے جو غالبًا باغ کا مالی ہوگا بڑھ کر سلام کیا اور ایک کپڑا اچھا دیا حضور نہایت سادگی سے اپنی جماعت کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضور حسب معمول باتیں کرتے رہے۔ تھوڑی دیر میں باغ کے خادم دو ٹوکریوں میں بیدانہ ڈال کر لے آئے۔ بیدانہ بہت عمدہ اور سفید تھا۔ حضور نے اپنے خدام کو بیدانہ کھانے کا حکم دیا جو سب کھانے لگے۔ میں حضور کے قریب ہی تھا میں نے ادب کی وجہ سے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ میاں تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں ندامت سے اور تو کچھ نہ کہہ سکا جلدی سے میرے منہ سے نکل گیا کہ حضور یہ گرم ہیں میرے موافق نہیں۔ حضور نے فرمایا ''نہیں نہیں میاں یہ تو قبض کشا ہوتے ہیں''۔ حضور کے اس فرمانے سے مجھے جرأت ہوئی اور میں بھی حضور کے ساتھ کھانے لگا میں حضور کی اس شفقت کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔''

(الفضل 21 مئی 1999ء)

اسے کچھ نہ کہو

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص آیا اور آپ کو آتے ہی گالیاں دینے لگ گیا۔ اور جب خوب گالیاں دے چکا۔ اور بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ تسلی ہوگئی یا کچھ اور بھی باقی ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تھے۔ وہاں رستہ میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دے دیا تھا۔ لوگ اس کو مارنے لگے مگر آپ نے فرمایا نہیں اسے کچھ نہ کہو اس نے تو اپنے اخلاص سے ہی دھکا دیا ہے۔ وہ دراصل مدعی نبوت تھا۔ آپ نے فرمایا اس نے سمجھا ہے کہ ہم ظالم ہیں اور اس کا حق مار رہے ہیں۔

(انوار العلوم جلد 4 ص160)

عفو و غفران

ایک ملازم کی نسبت بہت سی شکایتیں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کی گئیں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ اسے موقوف کر دینا چاہئے۔ فرمایا اگر اس کی بجائے کوئی ایسا آدمی مہیا کر سکتے ہو جس میں کوئی نقص نہ ہو تو میں اسے موقوف کر دیتا ہوں ورنہ اس کے لئے اصلاح حال کی دعا اور نصیحت نہ کی جائے ہر ایک انسان میں کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے۔ عفو و غفران سے کام لو۔

(الفضل 26 مئی 2001ء)

ایک شکایت کا لطیف جواب

ایک دفعہ لنگر کی روٹیاں چرانے کی شکایت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ایک روٹی کے واسطے دو دفعہ جہنم میں غوطہ لگاتا ہے۔''

(الفضل 17 دسمبر 1999ء)

رفتہ رفتہ اصلاح

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک نکتہ چین اور جلد باز شخص کا ایک تنقیدی مکتوب موصول ہوا۔ جس پر حضور نے فرمایا:۔

''اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی میں جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اور اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔

(الفضل 29 مئی 2000ء)

احساس تشکر

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے قریب کے مکان میں کسی شادی کی تقریب پر ایک رقاصہ منگوائی گئی جو رات بھر ناچتی رہی۔ آپ کو خبر ہوئی آپ نے دریافت کیا کہ اس کو رات بھر کیا ملا ہے۔ معلوم ہوا صرف پانچ روپے۔ صبح فرمایا کہ میں تو رات بھر شرمندہ ہی رہا کہ یہ پانچ روپے کے واسطے کتنی محنت کر رہی ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ محسن، مربی سے ہزار در ہزار لاتعداد و لاانتہا تحفے اور انعام پا کر اتنی محنت نہیں کرتے۔ اسی طرح میں جب رات کو چوکیدار کی آواز سنتا ہوں تو شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ چار پانچ روپے ماہانہ پا کر یہ رات بھر پہرہ دیتا ہے۔ چھوٹی راتوں میں آرام نہیں کرتا۔ سردی، بارش کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے بالمقابل کس قدر غافل سوتے ہیں۔ انسان خود ہی اپنے دل میں انصاف کرے۔''

(الفضل 6/ اگست 1998ء)

عمر کی برق رفتار گاڑی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی میں سوار ہیں اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں کوئی دس برس کی منزل پر اتر جاتا ہے کوئی بیس کوئی تیس اور بہت ہی کم 80 برس کی منزل پر جبکہ یہ حال ہے تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے کہ وہ اس وقت کی جو اس کو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے اور ضائع کر دے۔''

(ملفوظات جلد اول ص 401-402)

دنیا کی بے ثباتی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ پہلے ایام میں اندرون خانہ سے بیت مبارک کی چھت پر آنے کے واسطے ایک لکڑی کی سیڑھی لگی ہوتی تھی اس کی طرف اشارہ کر کے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے:۔

''میں سیڑھی پر ایک قدم رکھتا ہوں تو اعتبار نہیں ہوتا کہ دوسری پر بھی رکھوں گا۔''

(ذکر حبیب ص212 مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

جانوروں پر شفقت

ایک دفعہ عیدالاضحیہ کے موقع پر بارہ سیر گوشت بچ رہا۔ حضرت اماں جان حرم مسیح موعود نے حکم دیا کہ اسے باورچی خانہ میں رکھ دیا جائے تا کہ خراب نہ ہو۔ غلطی سے کتے اندر داخل ہو گئے اور دروازہ بند ہو گیا اور گوشت کھا لیا۔ کچھ لڑکوں نے ڈنڈے لے کر ان کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ یہ شور کیسا ہے۔ حضرت اماں جان نے بتایا کہ کتے گوشت کھا گئے ہیں اور لڑکے ان کو مار رہے ہیں۔

فرمایا:

ان کو مت مارو۔ کیا آپ ان کو گوشت دیتے تھے۔ خدا سب کا رب العالمین ہے۔

(الفضل 19 جون 2000ء)

ایذارسانی پر صبر

میرٹھ سے ایک شخص احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ اس اخبار نے جماعت کے خلاف ایک دل آزار ضمیمہ شائع کیا۔ جس پر جماعت میرٹھ کے صدر اور معزز زمیندار نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ ضمیمہ کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں؟ فرمایا:۔

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے یہ گناہ میں داخل ہوگا کہ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔''

(الفضل 19 مارچ 1998ء)

خدا کی ستاری

ایک شخص سے کسی نے کہہ دیا تم جھوٹ بولتے ہو اس پر وہ بہت ہی طیش میں آ گیا اور سخت سست کہنے لگا اس کی آواز حضرت مسیح موعود کے گوش مبارک تک پہنچ گئی۔ فرمانے لگے کیا اس شخص نے عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جو یہ اس قدر غیظ و

غضب میں آرہا ہے۔ اتنی مدت خدا تعالیٰ نے ستاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے تھی اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔

(الفضل 2 دسمبر 2000ء)

ذکر الٰہی اور قرآن سے محبت

حضرت مسیح موعود کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کرلیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہوکر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہوجاتے...... بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود کی اس خفیہ کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کررہے ہیں:

’’یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔‘‘

(الفضل 22/اکتوبر 1998ء)

تائیدِ دین کی تڑپ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت مسیح موعود تالیف وتصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے پنکھا لگوا لیا جائے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔ قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا؟‘‘

(الفضل 26 مارچ 1998ء)

شاہی خیمہ

جلسہ سالانہ 1906ء کا ذکر ہے کہ نماز جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا...... جب نماز شروع ہوئی تو حضرت مسیح موعود کو ایک ہندو نے شدید گالیاں دینی شروع کیں۔ حتیٰ کہ اس نے آپ کی لڑکیوں کو بھی غلیظ گالیاں اور نامناسب الفاظ کہے کہ یہ لوگوں کو بلا کر لاتا ہے۔ میرے مکان پر سے گزرتے ہیں۔ (اس ہندو کا مکان بیت اقصیٰ کی بڑی سیڑھیوں سے جنوب مغرب کی طرف تھا۔ نماز کے بعد) حضور نے اس کو کچھ نہ کہا اور گھر کو چلے گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد حد بندی کرنے کے لئے حضور نے تار لگانے والے کو بھیجا۔ حد بندی کرنے کے بعد حضور نے آکر تقریر فرمائی اور کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں کہ میری جماعت نے نہایت صبر کا نمونہ دکھایا ہے...... حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ حضور بہتر ہو کہ اس مکان کو خرید لیں تو حضور نے فرمایا کہ میں تو اس کو ایک پیسہ میں بھی نہیں خریدتا جو شاہی خیمہ کے پاس آکر خیمہ لگاتا ہے۔ اس کی شامت آئی ہوئی ہے۔ (خدا کی شان...... کہ مغلظات بکنے والا شخص بعد میں سخت ذلیل ہوا اور بالآخر اس کے مکان پر صدر انجمن احمدیہ کا قبضہ ہوگیا اور اس پر سلسلہ احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی۔)

(الفضل 8 ستمبر 2001ء)

سادگی اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ گرمیوں کے دن تھے نماز عشاء کے بعد میں بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔ آپ کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا صاحبزادہ صاحب آگئے۔ حضور ٹہلتے رہے اور کچھ دعائیں بھی پڑھتے رہے پھر قرآن مجید یعنی حمائل شریف ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر تلاوت فرماتے رہے میں اس انتظار میں بیٹھا کہ جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ اسی اثنا میں حضور بیت مبارک کے فرش پر جہاں بوریا، چٹائی اور جائے نماز کچھ بھی نہیں تھا سیدھے لیٹ گئے اور ہاتھ پھیلا دیئے اور فرمایا کہ ’’لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں کوئی فتور نہیں ہوتا۔‘‘ میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ حضور نے فرمایا تم تو پیر ہو پیروں کو تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوفزدہ ہوگیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی عادت ہے نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعویٰ سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی مجھے یہ عادت ڈال دی ہے۔ حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا ’’تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آگیا۔ اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو۔ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست و احباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں۔‘‘

(الفضل 11 مارچ 1999ء)

دنیا جائے حزن ومصیبت

حضرت مسیح موعود کا ایک مکتوب:۔

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ دنیا جائے حزن ومصیبت وغم ہے نہ ایک کے لئے بلکہ سب کے لئے جس کے ابتدا میں طفلی و بیچارگی اور آخر میں پیرانہ سالی و شخوخیت (اگر عمر طبعی تک نہ پہنچی) اور سب سے آخر موت (بانگ برآید فلاں نماند) اس میں پوری پوری خوشی و راحت کا طلب کرنا غلطی ہے۔ رابعہ بصری کا قول ہے کہ میں نے اپنے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ اصل حصہ دنیا میں میرے لئے غم و مصیبت ہے اور اگر کبھی خوشی پہنچ جائے تو یہ ایک زائد امر ہے جس کو میں اپنا حق نہیں سمجھتی تو مومن کو مرد میدان بن کر اس دار فانی سے تلخیاں و ترشیاں سب اٹھانی چاہئیں۔ ہمارا وجود اپنا اور اماموں سے کچھ انوکھا نہیں بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ لذت و انس وشوق و راحت طلب الٰہی میں تب ہی محسوس ہوتی ہے کہ جب صابر ہوکر یہ کہیں کہ میں ننگا آیا اور ننگا ہی آیا اور ننگا ہی جاؤں گا۔

(الفضل 20 جنوری 2001ء)

دنیاوی رنج وراحت گزرنے والی چیزیں ہیں

حضرت مسیح موعود کے ایک مکتوب سے اقتباس:

’’میری زندگی صرف احیائے دین کے لئے ہے اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت و رنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی میں راحت پائیں گے۔ بہشت انہی کی وراثت ہے جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات عیش وعشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج وراحت کیا چیز ہیں جس کو آخری خوشحالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس ناپاک گھر کی عزت اور ذلت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس غم سے غمگین اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔‘‘ (الفضل 20 جنوری 2001ء)

خدا کی خاطر تکالیف برداشت کرنے کا اجر

حضرت محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجینئر فیروز پور کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ اور بھاوج امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے ساتھ قادیان میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد آپ کی والدہ نے اپنے گاؤں بوتالہ میں لوگوں کی مخالفت احمدیت کے حالات سنائے۔ حضرت امام ہمام نے دریافت فرمایا کہ گاؤں والوں نے کس طرح آپ کو گاؤں سے نکالا کس طرح آپ کے گھر کا پانی بند کیا اور کس طرح تنور سے آپ کی روٹیاں لگوانی بند کردیں۔ بعدازاں فرمایا:

’’جو سب تکلیفیں آپ اپنے گاؤں میں برداشت کرتے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان کو برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا اجر دے گا...... کیونکہ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان تکلیفوں کی کوئی پرواہ نہیں کی اور آپ نے اس مخالفت کے دوران میں خدا کے فضل سے اپنے ایمانوں کو نہیں چھوڑا اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج انشاء اللہ بلند کریگا۔‘‘ (الفضل 16/اپریل 1998ء)

نفع وضرر خدا کے اختیار میں ہے

ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور وہ دوائی بہت مفید ہے فلاں مریض اس سے تندرست ہوا فلاں اور فلاں۔ فرمایا:

مولوی صاحب! دوا نے تو صحت نہیں بخشی خدا نے بخشی۔ وہی دوائی کئی کے لئے مضر بھی ہوگی۔ نفع و ضرر خدا کے اختیار میں ہے۔ شفا کو اپنے یا کسی کی طرف منسوب کرنا ہی شرک ہے۔‘‘

(الفضل 2 جون 2001ء)

معاملہ کی صفائی

حضرت مسیح موعود نے کسی شخص کے ہاتھ روپے بھیجے تو ایک روپیہ الگ کر کے دیا کہ اس میں عیب ہے یہ اسے دکھا کر دینا اور ساتھ ایک آنہ دیا۔

(الفضل 26 مئی 2001ء)

ایک ماہر عملیات کو توبہ کی تلقین

حضرت مسیح موعود کے پاس ایک عامل آکر رہا۔ اس نے آپ کے اخراجات کو دیکھا کہ بہت زیادہ ہیں تو اس نے کہا مرزا صاحب! آپ کو ایک عمل بتا دوں۔ آپ کا خرچ بہت ہے۔ آمدنی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میرے عمل سے آپ کو پانچ روپیہ روزانہ مل جایا کریں گے۔ دو تین دن تک آپ اس کی باتیں سنتے رہے۔ آخر ایک دن آپ نے فرمایا کہ وہ روپیہ آپ کو کہاں سے آتا ہے اس نے جواب میں ملائکہ کہا یا جن پھر آپ نے فرمایا کہ وہ کسی کا مال اٹھا لاتے ہوں گے یہ تو حرام ہے اور ایسا خیال کرنا شرک ہے پھر بڑے جوش سے فرمایا اس سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ کے کلام کو مول لینا چاہتے ہو؟

(الفضل 28/اگست 1934ء)

محسن کے احسانات کا لحاظ نہ رکھنا

حضرت مسیح موعود کی ڈائری سے منقول:

’’خدائے تعالیٰ کی حدود کو توڑنا سخت بے ایمانی کا کام ہے۔ خدا ترس انسان کو اگر کوئی شخص گناہ کی طرف رغبت دے جیسا کہ زلیخا نے یوسف کو دی تو وہ بھی کہے گا معاذ اللہ...... اور دانشمند خدا کے مخالف کیونکر بدی میں پڑسکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسے محسن کے احسانات کا لحاظ نہ رکھنا اور اس کو ناراض کرنا سخت بدذاتی ہے۔ علاوہ اس کے وہ قادر ہے کہ ایک ہی رات میں اندھا کردے یا مجذوم کردے یا کوئی ایسی دردانگیز بیماری لگا دے کہ دن رات چلّانا کام ہو اور زندگی جہنمی بن جائے۔‘‘

(الفضل 26 مئی 2001ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

(1)

اعزاز

مکرم چوہدری طاہر محمود صاحب بھلیسر انوالہ ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ رشیقہ طاہر نے پنجاب حکومت کی طرف سے منعقدہ 2014ء یوتھ فیسٹیول میں مقابلہ اردو مضمون نویسی میں ضلع بھر میں پہلی جبکہ ڈویژن کی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔عزیزہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب آف بھلیسر انوالہ کی پوتی، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف بھلیسر انوالہ کی نواسی اور حضرت چوہدری اکبر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے اس اعزاز کو بابرکت بنائے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم رانا قدیر احمد عارف صاحب معلم وقف جدید چھور کوٹلی ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چھور کوٹلی چک نمبر 117 ضلع ننکانہ صاحب کی دو ناصرات علیزہ سجاد بنت مکرم سجاد احمد صاحب نے 9 سال کی عمر میں اور عدن رفاقت بنت مکرم رفاقت احمد صاحب نے 9 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی۔21/اکتوبر 2014ء کو ان کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔مکرم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے ان سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ہم سب کو قرآن کریم کی محبت عطا فرماتے ہوئے ہماری زندگیاں اس کے مطابق بنادے۔آمین

ولادت

مکرمہ فہمیدہ منور صاحبہ احمد نگر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسارہ کے چھوٹے بیٹے مکرم خالد منور صاحب جرمنی کو مورخہ 27 ستمبر 2014ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے اس کا نام صبیر منور عطا فرمایا ہے۔نومولود مکرم اللہ یار منور صاحب آف احمد نگر کا پوتا اور مکرم فضل احمد ریحان صاحب آف دارالشکر ربوہ کا نواسہ ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بناتے ہوئے دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔آمین

پیرامیڈیکل ٹریننگ کورس

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیب اپرنٹس (پیرامیڈیکل) کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ایسے احمدی طلباء جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 30 نومبر 2014ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ فون نمبر اور مکرم صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن ہو لیکن میٹرک سائنس کو ترجیح دی جائے گی۔اسناد اور 'ب' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہوگا۔کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔پیرا میڈیکل لیب اپرنٹس کا کورس دو سال پر محیط ہوگا۔دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ملازمت کے مواقع

پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز، سینئر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز اور سیکنڈری سکول ایجوکیٹرز کی آسامیوں کے لیے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

میزان بینک کو پاکستان میں اپنی مختلف برانچوں کے لیے برانچ مینیجرز اور آپریشن مینیجرز کی ضرورت ہے۔تفصیلات و آن لائن درخواست جمع کروانے کیلئے وزٹ کریں:

http://jobs.meezanbank.com

پاکستان انسٹیٹیوٹ فار پارلیمنٹری سروسز (PIPS) کو ایڈیشنل ڈائریکٹر آئی ٹی، ڈپٹی ڈائریکٹر بی اینڈ اے، ریسرچ آفیسر، لے جسلیٹو آفیسر، پرائیویٹ سیکرٹری، سٹینو ٹائپسٹ اور گارڈ کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔اس کے علاوہ انٹرن شپ پروگرام کے تحت ینگ پروفیشنلز سبجیکٹ ایکسپرٹ کے لیے فریش امیدواروں سے بھی درخواستیں مطلوب ہیں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو کنٹریکٹ/ایڈہاک بیس پر مختلف ڈیپارٹمنٹس کیلئے ٹیکنیشنز کی ضرورت ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکاؤنٹس، سب انجینئر سروے اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کے لیے 9 نومبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

17 نومبر 2014ء

12:50 am	In-Depth
1:40 am	Roots to Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
2:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:20 am	Roots To Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	سپین کا سفر 30-اپریل 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	روحانی خزائن کوئز
2:00 pm	فرنچ پروگرام 9-اپریل 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm	ملیالم سروس
4:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	ملیالم سروس
8:30 pm	علم الابدان
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	سپین کا سفر

18 نومبر 2014ء

12:30 am	صومالیہ سروس
1:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
4:10 am	روحانی خزائن کوئز
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	سپین کا سفر
7:25 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
9:10 am	علم الابدان
9:40 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:10 pm	الف۔اردو
1:30 pm	آسٹریلین سروس

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 7: ایم ٹی اے پروگرام

2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	عصر حاضر
9:35 pm	پریس پوائنٹ
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

19 نومبر 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
1:50 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	عصر حاضر
4:05 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	نور مصطفویٰ
6:25 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الف اردو
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:00 am	آداب زندگی
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:20 am	الترتیل
11:50 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 16۔اگست 2009ء
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال وجواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء (سواحیلی ترجمہ)
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
7:15 pm	بنگلہ سروس
8:20 pm	دینی وفقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

20 نومبر 2014ء

12:40 am	فرنچ سروس
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:10 am	کڈز ٹائم
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:15 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:45 am	قصائص الانبیاء
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	ہمبرگ میں ایک استقبالیہ تقریب 15 دسمبر 2012ء
1:15 pm	In-Depth
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 3 دسمبر 1997ء
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	الف اردو
6:20 pm	In Depth
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
8:20 pm	کسر صلیب
9:00 pm	Persian Service
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں

23 نومبر 2014ء

12:50 am	فیتھ میٹرز
1:45 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:40 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	سوال وجواب
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
6:55 pm	Shotter Shondhane
7:55 pm	گلشن وقف نو
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔نومبر

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 نومبر 2014ء

6:05 am	حضور انور سے ملاقات ریکارڈنگ 23 مارچ 2013ء
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح 13۔اپریل 2013ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء

درخواست دعا

❁ مکرم وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نور الایمان واقفہ نو بعمر پونے تین سال بوجہ ونمز ٹیومر زیر علاج ہے۔ بذریعہ آپریشن ٹیومر Remove کر دیا گیا ہے۔ کیموکورس جاری ہے۔ احباب سے کامل وعاجل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم سلطان احمد خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے حلقہ کے ایک ناصر مکرم پروفیسر محمد اکرم خان صاحب باب الابواب غربی نے اپنی آنکھوں کا آپریشن گزشتہ دنوں کرایا تھا۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

حامد ڈینٹل لیب
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660

اٹھوال فیبرکس بوتیک ہی بوتیک
گرم مردانہ وول + اتحاد کاٹن 3P+4P جرمن لیلن + بے بی پرنٹ کاٹن، مردانہ کی تمام ورائٹی مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

FR-10

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871, 0333-4107060, 042-37247741